

پُوری دُنیا ایک طرف







اشتیاق احمد



پوری دنیا ایک طرف

کبھی کبھی انسان جمگھٹے میں بھی تنہا رہ جاتا ہے

تن تنہا...... اور پوری دنیا ایک طرف

طنز و تنقید کی آندھیوں سے اسے گُل کرنے کے درپے ہوتی ہے

لیکن

اگر اندر روشن ہو تو یہ آندھیاں کمزور پھونکوں کی مانند خود بخود دم توڑ دیتی ہیں

''پوری دنیا ایک طرف'' ایک ایسے کردار کا تذکرہ ہے جو خود بھی روشن تھا

اور ہر سُو روشنیاں بکھیرتا ہوا معاشرے کے ایک تاریک پہلو کو روشن سے

روشن تر کرتا چلا گیا۔

خود پڑھیں ــ دوسروں کو پڑھائیں ــ تاریکیاں مٹائیں





دارالسّلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • خبر • شارجہ
لاہور • لندن • ہیوسٹن • نیویارک

پیش لفظ

کبھی آپ نے سوچا ہے' ہمیں جو یہ زندگی ملی ہے' اس کو گزارنے کا طریقہ بھی ساتھ ہی ملا ہے۔ ہم زندگی گزارنے کی بات جانتے ہیں' جیسے تیسے زندگی گزار رہے ہیں اور یہ زندگی آخر گزر ہی جائے گی' ایک دن اس کا اختتام ہو جائے گا' اس دن اگر یہ سوال سامنے آ کھڑا ہو......تو نے یہ زندگی کیسے گزاری......زندگی دینے والے نے جو طریقہ ساتھ دیا تھا کیا اس کے مطابق گزاری یا اس کے برعکس......؟

تو اس سوال کا جواب ہم آج ہی کیوں نہ سوچ لیں' کل جو یہ سوال ہمارے لیے پریشانی کا سبب بن سکتا ہے اور اس وقت کوئی جواب بھی تو نہیں سوجھے گا......تو اس کا جواب ہم آج ہی کیوں نہ سوچ لیں۔

چھوٹی سی' خوبصورت سی' ہلکی پھلکی سی یہ کتاب آپ کو اس سوال کا جواب کس خوبی سے دے گی۔ یہ تو آپ کو پڑھ کر ہی اندازہ ہوگا۔

کیا خیال ہے آپ کا اس بارے میں......ظاہر ہے آپ اس وقت خیال کس طرح ظاہر کر سکتے ہیں......یہ کام تو کتاب پڑھنے کے بعد ہی کر سکیں گے۔ بالکل ٹھیک......چلئے آپ کتاب پڑھیں' ہم انتظار کر لیتے ہیں شکریہ! آپ کو کتاب مزہ دے گی' ہمیں انتظار۔

والسلام

عبدالمالک مجاہد

''برات آ گئی! برات آ گئی''

کئی لڑکیاں ایک ساتھ چلائیں، بس پھر کیا تھا تمام عورتیں، لڑکیاں اور بچیاں افراتفری کے عالم میں باہر نکل آئیں۔ ان کے ہاتھوں میں تھال تھے۔ تھال پھولوں کی پتیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ کوٹھی کے گیٹ کے دونوں طرف وہ سب نظارے کی صورت کھڑی ہو گئیں۔ گیٹ سے باہر مرد حضرات پھولوں کے ہار لیے کھڑے تھے۔ آخر برات کی کاریں اور بسیں کوٹھی کے گیٹ کے پاس آ رُکیں۔ براتی نیچے اُترے، دولہا بھی اُترا، اس کے گلے میں پھولوں کا صرف ایک ہار تھا۔ جونہی یہ لوگ گیٹ پر پہنچے استقبال کرنے والے مردوں نے آگے بڑھ بڑھ کر ان کے گلے میں ہار ڈالے، پھر یہ لوگ اندر داخل ہوئے، تمام عورتیں اور لڑکیاں ان پر مٹھیاں بھر بھر کر پھولوں کی پتیاں نچھاور کرنے لگیں۔ ان عورتوں اور لڑکیوں نے زرق برق لباس پہن رکھے تھے۔ سروں پر باریک دوپٹے تھے۔ کسی نے اپنا چہرہ ڈھانپنے کے لیے کوئی تکلف نہیں کیا تھا۔ براتی گزرتے گئے۔ دونوں قطاروں میں کھڑی عورتیں ان پر پھول برساتی رہیں۔ برات میں شامل مرد اور خصوصاً نوجوان، استقبال کرنے والی



عورتوں کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔ پھر وہ شامیانے کے نیچے قناتوں کے حصار میں بچھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ دولہا کو سٹیج پر بٹھایا گیا، نکاح ہوا، اس کے بعد کھانا شروع ہوا۔ جونہی اعلان ہوا کھانا تیار ہے ! تشریف لے آیئے' سب کے سب اس طرح اُٹھے جیسے دشمن پر حملہ کرنے کا حکم ملا ہو۔ میزوں پر صرف خالی پلیٹیں اور چمچے موجود تھے۔ قناتوں کی دیوار کے ساتھ ساتھ سٹینڈز پر کھانے کی پراتیں رکھی ہوئی تھیں، ان کے نیچے سپرٹ لیمپ روشن تھے تاکہ کھانا ٹھنڈا نہ ہو جائے۔ سب لوگ پہلے پلیٹوں پر ٹوٹ پڑے' پھر کھانے کی پراتوں کی طرف لپکے۔ اب ہر ایک کی کوشش یہ تھی کہ وہ مرغ کی زیادہ سے زیادہ بوٹیاں اپنی پلیٹ میں رکھ لے، دوسرے جائیں بھاڑ میں! خیر جس کے ہاتھ جو آیا پلیٹوں میں سجایا اور اِدھر اُدھر گھوم پھر کر نوش جاں کرنے لگا۔ کوئی اِدھر بڑھ رہا تھا تو کوئی اُدھر، کوئی فلاں چیز اُٹھانے کے لیے ایک طرف جا رہا تھا تو دوسرا فلاں چیز اُٹھانے کے لیے ادھر سے آ رہا تھا۔ بعض تو اسی عالم میں ایک دوسرے سے ٹکرا بھی گئے۔ کھانے کی ایک دو پلیٹیں اُلٹ گئیں، سوری سوری کا تبادلہ ہوا اور پھر وہ اسی گہما گہمی کا حصہ بن گئے۔ لیکن اس پورے مجمع میں ایک شخص ایسا تھا جو ایک طرف کھڑا تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ اب وہ آسانی سے کھانا لے سکتا ہے تو ایک پلیٹ اُٹھا کر کھانے کی طرف





پوری دنیا ایک طرف

بڑھا۔ اس نے پلیٹ میں تھوڑے سے چاول ڈالے۔ چاولوں پر سالن ڈالنے لگا تو پتا چلا، پرات سے تمام بوٹیاں غائب ہیں۔ وہ مسکرایا چاولوں پر بغیر بوٹی کا سالن ڈالا، اور واپس مُڑ کر قنات کی طرف آیا ایک کونے میں تھوڑی سی خالی جگہ نظر آئی تو وہ اُس کونے میں موجود کرسی پر بیٹھ گیا اور ہاتھ سے چاول کھانے لگا۔ چند لوگوں نے اُسے حیرت زدہ نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں:

''عجیب احمق ہے، کھانے کے آداب کا بھی پتا نہیں۔''

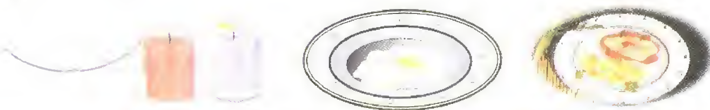
وہ اپنی دُھن میں کھانا کھاتا رہا۔ کھانے کی پلیٹ لاتے وقت وہ پانی کا گلاس بھی اُٹھا لایا تھا۔ اس نے کھانے سے پہلے تھوڑا سا پانی پیا تھا پھر کھانے کے درمیان میں پانی پیا۔ چاول ختم ہو گئے تو پلیٹ کو اچھی طرح صاف کیا، پھر اپنی انگلیوں کو چاٹنے لگا۔ اسے اس طرح انگلیاں چاٹتا دیکھ کر کچھ لوگ منہ بنانے لگے، جیسے کہہ رہے ہوں:

''بدتمیز کہیں کا! محفل کے آداب کا بھی پتا نہیں، نامعلوم اس اُجڈ کو کس نے بُلا لیا!''

ایسے میں کسی نے دبی آواز میں پوچھا:

''یہ کون ہے بھئی؟''

''شش...... آہستہ، دولہا کا باپ ہے۔''



''آؤ! ذرا مزہ رہے گا، ہمیں تو لڑکی والوں کی طرف سے بُلایا گیا ہے۔''

اب یہ چند شوخ و شنگ نوجوان اس کی طرف بڑھے، وہ ابھی انگلیاں چاٹ کر فارغ ہوا تھا۔ گلاس میں پانی لے کر پہلے اس نے ہاتھ دھوئے، پھر کلی کی اور واپس اس طرف چلا گیا، جہاں مہمانوں کو نکاح سے پہلے بٹھایا گیا تھا۔

یہ نوجوان اس کے پیچھے وہاں تک چلے آئے اور اُس کے نزدیک کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ساتھ ہی ان میں سے ایک نوجوان اپنی انگلیوں کو چاٹنے لگا، حالانکہ اس نے کھانا چمچے سے کھایا تھا۔ اسے اس طرح انگلیاں چاٹتے دیکھ کر دوسرا نوجوان بولا:

''بھئی، کیا بدتمیزی ہے! تمیز سیکھو، یہ کیا کر رہے ہو؟''

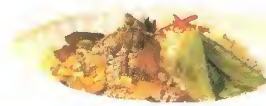
''دیکھ نہیں رہے، انگلیاں چاٹ رہا ہوں۔''

''میں سمجھتا ہوں بھائی۔'' وہ صاحب پُرسکون آواز میں بولے۔

وہ چونک کر اس کی طرف مُڑے۔ ان میں سے ایک نے انجان بن کر کہا:

''آپ نے ہم سے کچھ کہا؟''

''آپ لوگوں کے سوا یہاں ہے ہی کون؟ میں نے کہا ہے کہ میں





سمجھتا ہوں، لیکن آپ تو صرف چند نوجوان ہیں اگر پوری دُنیا بھی مل کر میرا مذاق اُڑائے تب بھی میں اپنے نبی ﷺ کی سنت کو نہیں چھوڑوں گا۔''

''نبی کی سنت...... کیا مطلب؟'' وہ بُری طرح چونکے۔

''میں عرض کرتا ہوں۔ کھانا بیٹھ کر کھانا سُنت ہے، لہٰذا میں نے کھانا بیٹھ کر کھایا۔ میں نے پلیٹ میں کھانا اُتنا لیا، جتنا میں آسانی سے کھا سکوں اور پلیٹ میں کھانا نہ بچے، چنانچہ پلیٹ میں کھانا نہیں بچا۔ میں نے پلیٹ کو اچھی طرح صاف کیا، یہ بھی میرے نبی ﷺ کی سُنت ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں، پوری محفل نے جو پلیٹیں استعمال کی ہیں، کیا ان میں سے کوئی بھی پلیٹ آپ کو صاف نظر آتی ہے۔ شاید ہی کوئی پلیٹ اچھی طرح صاف کی گئی ہو۔ پلیٹوں میں جو کھانا بچ گیا وہ ضائع گیا یا نہیں؟ اس کے بعد میں نے انگلیاں چاٹیں، یہ بھی نبیٔ کریم ﷺ کی سُنت ہے، اس کے بعد میں نے ہاتھ دھوئے، کلی کی۔ یہ بھی نبیٔ اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ آپ کچھ اور کہنا چاہتے ہیں!''

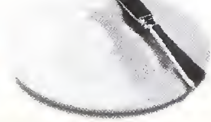
وہ چند لمحے خاموش رہے۔ پھر ان میں سے ایک نے کہا:

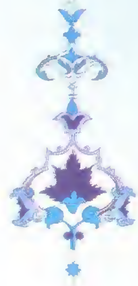
''میرا خیال ہے، ہم نے آپ سے زیادتی کی ہے، ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔''

''یہ بات بھی درست نہیں، آپ لوگوں نے مجھ سے کوئی زیادتی

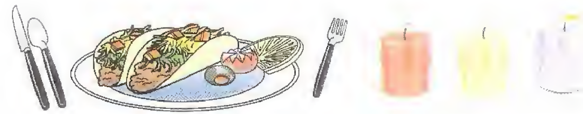








نہیں کی بلکہ آپ نے خود اپنے ساتھ زیادتی کی ہے۔ لیکن اگر آپ واقعی نادم ہیں تو اس زیادتی کا وبال آپ پر نہیں ہوگا، کیونکہ میں نے آپ کے شبہات کو اسی وقت دُور کر دیا جب آپ یہاں آ کر بیٹھے اور ابھی آپ نے بات بھی شروع نہیں کی تھی۔ اب یہ بھی بتا دوں: مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہاں براتیوں کا استقبال عورتیں اور لڑکیاں کریں گی اور ان پر پھول نچھاور کریں گی' وہ بھی بے پردہ۔ اگر اس کا علم ہوتا تو میں لڑکی کے والد سے پہلے ہی بات کر لیتا۔ مجھے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ یہاں کھانا کھڑے ہو کر کھایا جائے گا، بٹھا کر کھلانے کا کوئی انتظام نہیں ہوگا، ورنہ میں اس بارے میں بھی بات کر لیتا۔ بہرحال یہ لڑکی والوں کا گھر ہے اور میں یہاں کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتا جس سے بدمزگی پیدا ہو۔ لیکن کل جب آپ لوگ میرے گھر آئیں گے تو آپ دیکھیں گے، میں کیا انتظامات کراتا ہوں۔ مجھے ایک حدیث یاد آ گئی۔ آج سے چودہ سو سال پہلے ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا تھا، ایک وقت آئے گا کہ عورتیں لباس پہنے ہوں گی لیکن پھر بھی ننگی ہوں گی۔ مطلب یہ کہ اُن کے لباس اس قدر باریک ہوں گے کہ لباس پہننے کے باوجود جسم چھپ نہیں سکے گا۔ یا کپڑا باریک تو نہیں ہوگا لیکن چست ہونے کی وجہ سے بدن پر کسا ہوا ہوگا۔ ایسے لباس کا پہننا یا نہ پہننا برابر ہوگا۔ یا اس کی ایک صورت یہ ہے





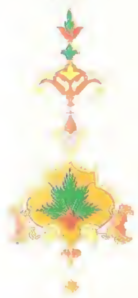
پوری دنیا ایک طرف

کہ لباس بدن کے کم حصے پر ہوگا اور بدن کے زیادہ حصے عریاں ہوں گے، خاص طور پر وہ اعضا کھلے ہوں گے جن کو غیروں سے چھپانا چاہیے۔ نیز فرمایا: عورتیں غیر مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی۔ خود ان کی طرف مائل ہوں گی۔ مطلب یہ کہ لباس کا ناکافی ہونا غربت کی وجہ سے نہیں ہوگا، بلکہ دکھاوے کے لیے ہوگا۔

اب جن عورتوں نے مردوں پر پھول نچھاور کیے، کیا انہوں نے مردوں کو اور مردوں نے ان عورتوں کو نہیں دیکھا؟ جب کہ اسلام میں تو عورت کو پردے کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الاحزاب آیت 59 میں فرماتے ہیں:

"اے نبی! آپ اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحب زادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دیجئے کہ اگر مجبوری کی حالت میں انہیں گھروں سے باہر جانا پڑے تو اپنے اُوپر چادروں کا حصہ لٹکا لیا کریں"۔ اس آیت میں پورا بدن اور چہرہ ڈھانپنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہاں جتنی عورتیں کھڑی تھیں، کیا ان میں سے ایک بھی پردے میں تھی؟ میرا خیال ہے، کوئی ایک بھی باپردہ نہیں تھی۔ پھر مردوں کا استقبال کرنے کا حق مردوں کو ہے نہ کہ عورتوں کو۔ عورتیں صرف عورتوں کا استقبال کریں۔ سورۂ نور آیت 30 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:



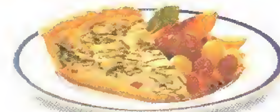


''آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزگی کی بات ہے، بے شک اللہ تعالیٰ اس سے خوب باخبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں۔''

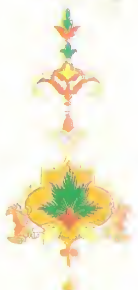
آیت 31 میں عورتوں کے بارے میں فرمایا:

''اور مسلمان عورتوں سے فرما دیجیے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو اِس سے ظاہر ہو جائے۔''

میاں! جو نظر نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ نظر کو بے جا استعمال کرنے سے شرم گاہ کی حفاظت خطرے میں پڑ جاتی ہے اسی لیے اس کے ساتھ شرم گاہوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا۔ مطلب یہ کہ محرم مرد اور عورت بھی ایک دوسرے کو حدود کے اندر رہ کر دیکھ سکتے ہیں وہ بھی ایک دوسرے پر شہوت زدہ نظر نہیں ڈال سکتے، اور محرموں کو بھی بدن کا ہر حصہ دیکھنا جائز نہیں۔ مسلم کی روایت ہے، جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر اچانک غیر محرم پر نظر پڑ جائے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی نظر دوسری طرف پھیر لیا کرو۔ ترمذی میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ







پوری دنیا ایک طرف

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے علی! پہلی نظر کے بعد دوسری نظر مت ڈالو! پہلی نظر پر تجھے کوئی گناہ نہیں ہوگا، اس لیے کہ وہ بلا ارادہ تھی۔ اور دوسری نظر تیرے لیے حلال نہیں۔ اس لیے اس پر پکڑ ہوگی۔ کیونکہ وہ ارادتاً ڈالی گئی ہے۔

ابھی تو یہاں ایک اور رسم ادا کی جائے گی، دولہا کو گھر کے اندر لے جایا جائے گا، اس کے ساتھ اس کے دوست بھی سب کے سب اندر جائیں گے۔ اندر بے پردہ خواتین کا ہجوم ہوگا، وہ دولہا اور اس کے دوستوں کو گھیر لیں گی، ہنسی، مذاق ہوگا، جملے چست کیے جائیں گے۔ کیا اسلام میں اس کی کہیں گنجائش ہے؟ میں آپ سے پوچھتا ہوں آپ بتائیں؟''

بڑے میاں یہاں تک کہہ کر خاموش ہو گئے۔ اس پر ان میں سے ایک نوجوان بولا:

''تو آپ اس رسم کو نہ ہونے دیں۔''

''میں نے کہا نا! میں کوئی بدمزگی پیدا نہیں کرنا چاہتا، لیکن میں اپنے عمل سے بتانا پسند کروں گا کہ ان چیزوں کا دین میں کیا حکم ہے' جیسا کہ میں نے کھانے کے دوران عمل سے ثابت کیا اور کسی کی پروانہ کی۔ جب کل لوگ میرے ہاں آئیں گے تو میں انہیں بتاؤں گا کہ کھانا کس طرح





کھایا جاتا ہے اور کس طرح کھلایا جاتا ہے۔ میری طرف سے آپ حضرات کو بھی دعوت ہے، ضرور تشریف لائیے گا۔''

دوسرے دن جب وہ نوجوان وہاں پہنچے تو انہوں نے دیکھا عورتوں کے لیے بالکل الگ انتظام تھا۔ الگ راستہ تھا۔ یعنی ان کی گزرگاہ بھی بالکل الگ بنائی گئی تھی۔ آگے بڑھے تو انہوں نے دیکھا میز اور کرسیاں بچھائی گئی تھیں۔ جن پر لوگ اطمینان سے بیٹھے تھے۔ ابھی کھانا شروع نہیں ہوا تھا۔ پھر مہمانوں کے ہاتھ دُھلوائے گئے، اس کے بعد ان کے سامنے کھانا چنا گیا۔ کھانا حد درجے سادہ تھا، بس گوشت شوربا اور روٹی۔ کوئی شور شرابا نہیں تھا۔ مرغ کی ٹانگ والی بوٹیوں کے لیے وہاں کوئی دھکم پیل نہ تھی، کوئی خاص ڈش بھی نہیں تھی کہ جس پر لوگ ٹوٹ کر پڑ رہے ہوں۔ کھانا اتنا سادہ تھا کہ اسے صرف سادگی ہی سے کھایا جاسکتا تھا۔ سب نے پُرسکون انداز میں کھانا کھایا۔ مہمانوں نے ہاتھ دھوئے، کلیاں کیں اور میزبان کا شکریہ ادا کرکے رخصت ہونے لگے۔ آخر انہی نوجوانوں کی باری آئی، ان کی نظریں جھکی جھکی سی تھیں، تاہم میزبان کے نزدیک پہنچ کر ان میں سے ایک نے کہا:

''سچی بات ہے کہ جتنا لطف کھانے میں آج آیا ہے زندگی بھر پہلے کبھی آیا ہی نہیں۔ ہر جگہ پانچ چھے طرح کے کھانے ہوتے ہیں، کبھی یہ



کھانا پڑتا ہے اور کبھی وہ۔ کبھی یہاں سے کچھ لیا اور کبھی وہاں سے اور...... یہاں تو بس ایک ہی سالن تھا اور روٹی۔ لیکن اس کا مزا سب کھانوں سے زیادہ آیا۔ ویسے اس پر ہمیں حیرت بھی ہے، آخر ایسا کیونکر ہوا؟ بھنے ہوئے مرغ، مرغ قورمہ، بریانی، فرنی، زردہ، جس میں سو طرح کی چیزیں بھری ہوتی ہیں، پھر وہ روغنی نان، آخر ان سب چیزوں کے مقابلے میں ہمیں آج مزا کیوں زیادہ آیا......؟ یہ عقدہ ضرور حل کردیں۔''

اس پر میزبان مسکرائے اور بولے۔

''یہ کوئی ایسی انوکھی بات نہیں، کھانا جتنا سادہ ہوتا ہے، وہ اتنا ہی مزہ دیتا ہے۔ شاید یہ اسی کی برکت ہے کہ آپ کو بڑی بڑی دعوتوں کی نسبت یہاں زیادہ لطف آیا ہے۔ میں آپ کو بتاؤں: جو مزا نبی ﷺ کے مبارک طریقے پر عمل کرنے میں ہے، وہ غیر مسلموں کے طریقوں کو اپنا کر آ بھی کیسے سکتا ہے۔ آپ نے یہاں کسی قسم کی بے پردگی اور بے حیائی دیکھی؟ کسی عورت کی کوئی ہلکی سی جھلک بھی دیکھی؟ ہم چاہیں تو اپنے دین پر بہت آسانی سے عمل کرسکتے ہیں۔ ہم نے خود ہی عمل کرنا چھوڑ دیا اور گمان یہ کرنے لگے کہ دین پر عمل کرنا بہت مشکل ہے۔ کل آپ کہہ رہے تھے کہ میں وہاں دخل اندازی کروں ...... میں نے ایسا نہ کیا۔ اس طرح ذہنوں پر ضد غالب آجاتی ہے۔ اب بچی کے والد نے یہاں آکر دیکھ





ہی لیا، انہوں نے خود ہی محسوس کر لیا ہوگا کہ ان کا طریقہ کیا تھا اور یہاں کیا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ بہر حال میرے اس عمل سے اگر کوئی ایک گھرانا بھی نبی ﷺ کے طریقے پر عمل کر لے تو یہ میرے لیے اجر و ثواب کا باعث ہوگا، ورنہ میں نے تو عمل کر ہی لیا اور سکون و اطمینان میں رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں ثواب دارین کا بھی امیدوار ہوں اور ذہنی سکون و اطمینان وہ دولت ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ اللہ حافظ......!''

